Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۴ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۴ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۴ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل شام سردرد کی تکلیف ہو گئی

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل بے چینی اور ضعف بہت رہا

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مشن سیرالیون درد گردہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(نائب وکیل التبشیر)

ربوہ کے مریضوں کے لئے آنکھوں کا مفت معائنہ کرانے کی سہولت

معلوم ہوا ہے کہ محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے پرائیویٹ مریضوں کو دیکھنے کے لئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی کوٹھی پام ویو ۵ ڈیوس روڈ لاہور میں انتظام کیا ہے۔ وہ ہر روز (سوائے اتوار کے) شام پانچ بجے سے سات بجے تک وہاں مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ انہوں نے جمعہ کا دن ربوہ کے ان مریضوں کے لئے مخصوص کیا ہے جو آنکھوں کا معائنہ مفت کروانا چاہیں۔ ایسے احباب جو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں جمعہ کے روز وہاں جا کر آنکھوں کا معائنہ و مفت مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

لازمی چندہ جات کی جملہ رقوم مع تفصیل ۱۰ مئی دس بجے صبح تک ربوہ میں داخل خزانہ کروا دی جائیں۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا اصل مقصود جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے تعبد ابدی ہے

نجات کا حصول اصل مقصود نہیں البتہ یہ تعبد ابدی کے نتیجہ میں ضرور حاصل ہوتی ہے

"خدا نے جو انسان کو بنایا اور اس کے لئے شریعت اور حدود اور قوانین مقرر کئے تو اس سے یہ غرض نہیں کہ انسان کو نجات حاصل ہو بلکہ انسان تو تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ سو اس کے تدین سے یہی غرض تعبد ابدی ہے۔ ہاں اس غرض کا نتیجہ ضرور یہ نجات ہے جس کا حصول اصل مقصود کے حصول پر موقوف ہے۔ اور شریعت اور احکام سے یہ غرض بھی نہیں کہ انسان گناہوں سے پاک ہو کیونکہ گناہوں سے پاک ہونا بھی اصل مقصود کا ایک نتیجہ لازمی ہے۔ سو جب انسان تعبد اور اطاعت کا طریق اختیار کرتا ہے تو بالضرور گناہ سے دور رہ کر پاک ہو جاتا ہے۔ اور جب گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو گناہ کے پھلوں سے نجات پاتا ہے۔ سو طریق نجات یہ ہے کہ صدق اور ثبات کے ساتھ اس مبدء انوار کے سامنے کھڑے ہونا جہاں سے نور کی کرنیں اترتی ہیں اور وہ کھڑا ہونا دوسرے لفظوں میں استقامت کے نام سے موسوم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (ہود ع) اور کچھ شک نہیں کہ جو شخص اس مبدء انوار کے سامنے کھڑا ہوگا اس پر نور کی کرنیں پڑیں گی اور نور کے اترنے سے وہ ظلمت دور ہوگی جس کو گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ کوئی ظلمت بغیر نور کے اترنے کے دور نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نور کو کروڑہا کوس سے نیچے اتارتا ہے تا ظلمت کو دور کرے نور کے سامنے ظلمت نہیں ٹھہر سکتی لیکن اگر یہ سوال ہو کہ کس وقت انسان کو کہا جائے گا کہ مبدء انوار کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کا جواب یہ ہے کہ صرف اس وقت کہا جاوے گا کہ جب اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں حق کی طرف آجاوے اور سچائی سے پیار کرنے لگے اور گناہ اس کو پیارا معلوم نہ ہو بلکہ نہایت کراہت کی نظر سے اس کو دیکھے اور اس دشمن سے مخلصی پانے کے لئے خدا سے مدد چاہے تب خدائے رحمٰن و رحیم اس کی مدد کرتا ہے اور اپنی طرف سے نور نازل کر کے اس کو اس ظلمت سے نجات بخشتا ہے اور یہ دعا اسی لئے تعلیم کی گئی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ہم اس بلا میں تجھ سے اعانت چاہتے ہیں۔ ہمیں اس راہ پر کھڑا کر جہاں تیرے انعام کی کرنیں اترتی ہیں۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مسئلہ قضاء و قدر کے متعلق اسلامی تعلیم کے بعض ابتدائی امور

خدا تعالیٰ علّت العلل ہے اس نے ہر چیز کو ایک اندازہ اور قانون میں لپیٹا ہوا اور محیط کیا ہوا ہے

اور اس تقدیر الٰہی کی حکمت یہ ہے کہ تا انسان اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے دور ہو کر محض اسباب کا نہ ہو جائے

قضاء و قدر کا مسئلہ نہ تو انسان کو کاہل اور سست بناتا ہے اور نہ اسے باندھ کر کہتا ہے کہ وہ مجبور ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۵ھش مطابق ۱۳ فروری ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم محمد انور صاحب قریشی رکن صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مَیں قضاء و قدر کے متعلق چند خطبات دینے کا ارادہ رکھتا ہوں چنانچہ آج مَیں بالکل سادہ طریق پر

قضاء و قدر کے متعلق ابتدائی درس

دینا چاہتا ہوں تاکہ بڑے اور چھوٹے مرد و زن اور ظاہری علوم کے لحاظ سے زیادہ پڑھے ہوئے یا کم پڑھے ہوئے سب دوستوں کو سمجھانے کی کوشش کروں۔ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ (۲۰: ۲۶ تا ۲۹) خدا کرے کہ مَیں آپ کو سمجھانے میں کامیاب ہو جاؤں۔

یہ کارخانہ عالم یہ ہماری دُنیا اسباب کی دنیا ہے اور ہر چیز کا ایک سبب ہوتا ہے پھر اس کے پیچھے ایک اور سبب پھر اس کے پیچھے ایک اور سبب، اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلتا ہے اور ایک حد پر جا کر انسان کا علم ٹھہر جاتا ہے۔ دوسرے وقت میں یہ ٹھہرا ہوا علم چند قدم اور پیچھے چلتا ہے اور کچھ اور سبب اور مؤثرات معلوم کر لیتا ہے اور انسان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان کے ساتھ بھوک لگائی ہوئی ہے۔ ہمارے ملک میں عام طور پر دو یا تین بار بھوک لگنے پر سیری کا سامان کیا جاتا ہے۔ بعض ممالک میں زیادہ بار کھانا کھایا جاتا ہے۔ اور بعض بیماروں کو ڈاکٹر

کہتا ہے کہ ہر ڈھائی تین گھنٹے کے بعد کچھ نہ کچھ کھاؤ مگر تھوڑا کھاؤ۔ بہرحال جسم میں ایک

کمزوری کا احساس

پیدا ہوتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی کہتا ہے کہ کھانے سے میرا پیٹ بھر گیا اور کھانے نے میری بھوک دور کر دی۔ یعنی جو آخری سبب تھا وہاں تک اس کی نظر گئی۔ مَیں مثال میں بھی بعض مرحلے اور بعض STEPS چھوڑ جاؤں گا تا مضمون زیادہ مغلق نہ ہو جائے بعض دوسرے علاقوں کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے عوام بڑے محنت کش ہیں اور ان کی دانشمندانہ محنت نے ہماری قوم کی بھوک دُور کر دی ہے مثلاً چین ہے یہ تو وہ خود مانتے ہیں کہ ساری بھوک ابھی دُور نہیں ہوئی لیکن تاہم وہ بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ چین میں کام کرنے والوں کی ایک خاص (چھوٹی اکائی) بریگیڈ ہے جو کہ غالباً دس پندرہ ہزار کی آبادی والے علاقے پر مشتمل ہے اس کو ٹاچاؤ کہتے ہیں۔ ان کے افسر اور عہدیدار بڑے زیرک ہیں۔ انہوں نے اپنے محنت کشوں کو اس طرح سنبھالا کہ انہوں نے اپنی ضرورت سے زیادہ کھانے والے اجناس کی پیداوار کی اور پھر انہوں نے دوسرے علاقوں کو کہا کہ ان کی نقل کرو چنانچہ چین میں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے عوام کی محنت نے ہماری بھوک کو دُور کر دیا۔ ایک اور وقت میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کسی جگہ قحط پڑ گیا اور کچھ عرصہ رہا (مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے زمانے کے قحط کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے) اور اس کے بعد پھر بارشیں ہوئیں اور

قحط کے آثار دُور ہو گئے

چنانچہ اس علاقے میں اس وقت یہ کہا گیا کہ بارشوں نے ہماری بُھوک کو دُور کرنے کا سامان پیدا کیا کیونکہ بارشوں نے غلّہ اُگایا۔ ایک اَور شخص جس کو زیادہ علم حاصل ہے وہ کہتا ہے کہ ہوا کے دباؤ کچھ اِس طرح کی شکلیں اختیار کر گئے کہ جو ہوائیں بادلوں کو لے کر اُڑ رہی تھیں ان کا رُخ ہمارے علاقے کی طرف ہو گیا اور اِس طرح ہوا کے اِس مناسب دباؤ کی وجہ سے ہمارے علاقے کا قحط دُور ہو گیا۔ فصلیں اچھی ہو گئیں اور ہماری بھوک کے دُور ہونے کا سامان پیدا ہو گیا۔ میرے عزیز بچّو اور بڑو! میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ اسباب کی دُنیا ہے اور علل کی دُنیا ہے۔ کسی چیز کو دُور کرنے کی کوئی وجہ بنتی ہے مثلاً سردی لگتی ہے تو کپڑا اسے دُور کرتا ہے اور اگر کپڑا بھی اسے دُور نہ کرے یا کپڑا نہ ہو (دونوں شکلیں ہوتی ہیں) تو پھر آگ سینکنے سے وہ دُور ہو جاتی ہے۔

جو لوگ محض اسباب کو دیکھتے ہیں اور ان اسباب کے پیچھے جو حقیقت ہے اس پر ان کی نظر نہیں جاتی وہ لوگ ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں اور ان کو خدا ماننے لگ جاتے ہیں۔ کھانے کے سلسلے میں ایک بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگ یہ کہیں گے کہ جی ہمیں کچّی گندم پھانکنی پڑتی لیکن آگ نے ہماری

بھوک دُور کرنے کا سامان

پیدا کر دیا۔ یعنی یا تو بھٹی میں دانے بھونے گئے یا توے کے اُوپر روٹی پکی۔ آگ کے بغیر تو روٹی نہیں پک سکتی۔ چنانچہ اِس دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو آگ کی پرستش کرنے لگ گئے کیونکہ انہوں نے اسی سبب کو جسنے اَور بہت ساری باتوں کا علاج کیا تھا اور ان کا سبب بنا تھا اسی کو ہی خدا سمجھ لیا۔ افریقہ میں اور ہندوستان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جن درختوں کی وہ لکڑی استعمال کرتے ہیں یا ان کے سایہ کے نیچے تپش سے بچتے ہیں یا اَور بہت سے فوائد اُٹھاتے ہیں وہ ان درختوں کی ہی پُوجا کرنے لگ گئے اور اس سبب کی ہی پرستش شروع کر دی۔ پھر دُنیا میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لئے جو دوائی تھی اس کو وہ دوا کے طور پر استعمال نہیں کر سکے اور اس کے غلط استعمال کے نتیجہ میں انہیں دُکھ پہنچا مثلاً سانپ سے جس غرض کے لئے کہ وہ ہے وہ فائدہ نہیں اُٹھا سکے اور اُس نے بچّے کو کاٹا اور گھر والوں کو بڑی پریشانی اُٹھانی پڑی۔ اور یہ مثال جو میں دے رہا ہوں اس میں میں کہتا ہوں کہ پریشانی کے بعد علاج کے ساتھ وہ بچّہ اچھا ہو گیا لیکن چونکہ دس پندرہ دن پریشانی کے گذرے تو انہوں نے کہا کہ اِس بَلا سے نجات پانے کے لئے ہمیں اِس بلا کی پرستش شروع کر دینی چاہیئے اور انہوں نے

سانپ کی پُوجا

شروع کر دی۔ آج کی دُنیا میں بھی سینکڑوں مثالیں ملیں گی اور انسانی تاریخ میں بھی ہزاروں مثالیں ایسی ملیں گی کہ انسان نے سبب کو ہی سب کچھ سمجھ لیا اور جو اس سبب کو پیدا کرنے والا تھا یعنی اللہ، وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ابھی میں نے ایک مثال دی ہے کہ آج کا دہریہ یہ اعلان کرنے لگ گیا کہ ہمارے عوام ہمارا خدا ہیں۔ یہ میں نے خود پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے عوام بڑی محنت کرتے ہیں، راتوں کو جاگتے ہیں، بڑی تکلیف اُٹھاتے ہیں اور بڑی سمجھ کے ساتھ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی اِس محنت اور فراست کے نتیجے میں ملک سے غربت اور بھوک کو دُور کر دیا ہے ہمارے عوام ہمارا خدا ہیں۔ پھر ہماری یہ دُنیا اور ہمارا یہ ملک جس میں ہم بستے ہیں اس میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ دولت ہی سب کچھ ہے اِس واسطے جائز اور ناجائز طریقوں سے روپیہ کماؤ۔ بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ سیاسی اقتدار ہی سب کچھ ہے اِس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ جائز اور ناجائز طریقوں سے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لیکن اسلام یہ نہیں کہتا اسلام کہتا ہے کہ اسباب تو درست ہیں لیکن ان کا ایک مسبّب بھی ہے۔ یہ علل جو کہ ایک کے بعد دوسری کو پیدا کرتی چلی جاتی ہیں یہ تو موجود ہیں لیکن اِن سب کے پیچھے ایک عِلّتُ العِلل بھی ہے (عام آدمی اور بچّے شاید اِس اصطلاح کا مفہوم نہیں سمجھ سکیں گے اِس لئے یوں کہو کہ وہ ہستی جو

دُنیا کے تمام اسباب اور علل

کو پیدا کرنے والی ہے۔ میں نے جو مثال دی تھی اس کے لحاظ سے بعض لوگوں نے کہا کہ بارش پانی برساتی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہوائیں بادلوں کو لے کر آتی ہیں اِس لئے ان کی وجہ سے پانی برسا۔ قرآن کریم نے سورۃ نُور میں ذرا تفصیل کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ اللہ وہ ہے کہ جس نے وہ سبب اور سامان پیدا کئے کہ جن کے ذریعے سے سمندروں پر بخارات بنتے ہیں۔ پھر یہ انتظام کیا وہ بخارات جو اپنے اندر بڑا پھیلاؤ رکھنے کی وجہ سے بارش برسانے کے قابل نہیں ہوتے ان کو ہوائیں بعض سمتوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ پھر وہاں ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ ان بخارات میں ایک اتّصال اور اتّحاد پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ تہ بہ تہ بادل بن جاتے ہیں جن کو ہم کالی گھٹائیں کہتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ گرمی، سردی اور ہوا کے دباؤ وغیرہ کے ذریعے ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ جن لوگوں کو وہ اپنی بارش کی رحمت سے نوازنا چاہتا ہے اس طرف ہوائیں اُن بادلوں کو لے جاتی ہیں اور وہ وہاں برستے ہیں اور بعض لوگوں کو خدا تعالیٰ اپنے غصّے کے اظہار کے لئے اور اِس لئے کہ وہ سمجھیں اور اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی طرف واپس آئیں ان بادلوں سے محروم کر دیتا ہے۔ اس چیز کے اظہار کے لئے اِسلام نے کہا کہ تقدیر ہے۔ اور خدا تعالیٰ جو کہ عِلّت العِلل ہے اس نے اس حقیقت کی طرف توجہ پھیرنے کے لئے یہ کہا کہ ہوتا وہ ہے جو خدا چاہتا ہے۔ وہ نہیں ہوتا جو سمندر کے بخارات چاہتے ہیں نہ وہ ہوتا ہے جو وہ ہوائیں چاہتی ہیں جو ان بخارات کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ نہ وہ ہوتا ہے جو وہ اُونچے اُونچے پہاڑ چاہتے ہیں جہاں جا کر ایسے سامان پیدا ہوتے ہیں کہ یہ بخارات آپس میں مل جاتے ہیں اور نہ وہ سامان کچھ کر سکتے ہیں کہ جن کے نتیجے میں تہ بہ تہ کالی گھٹائیں بن جاتی ہیں اور نہ وہ ہوائیں کہ جو ان بادلوں کو جہاں مرضی لے جائیں پس ان تمام واسطوں سے انقطاع حاصل کرنے کی غرض سے خدا تعالیٰ نے اسلام میں یہ تقدیر کا مسئلہ، یہ

قضاء وقدر کا مسئلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتایا تاکہ انسان اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے دُور نہ ہوجائے اور محض اسباب کا نہ ہوجائے اور صرف اسباب پر ہی بھروسہ نہ کرنے لگے اور اسباب کو اتنا طاقتور نہ سمجھے کہ وہ جس کو چاہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔ وہ تو سامان ہیں ان سامانوں کا پیدا کرنے والا ربّ فائدہ پہنچاتا ہے یہ سامان نہیں فائدہ پہنچاتے۔ قرآن کریم نے بہت سی مثالیں دے کر اس چیز کو واضح کیا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا (۲۵ : ۳)

یعنی ہر چیز کو اس نے پیدا کیا ہے اور ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔ یہ ہے تقدیر۔ مثلاً ایک خاص قسم کی گرمی کے اندر اس نے یہ خاصیت رکھی ہے یہ اندازہ رکھا کہ وہ بخارات اُڑا لے گی۔ پھر سورۂ نور میں یہ بھی فرمایا ہے کہ بعض دفعہ جن پر خدا تعالیٰ غصّے ہوتا ہے ان کی طرف بادل لے جاتا ہے اور وہ بادل کہ جب ان کے بخارات اُٹھ رہے ہوتے ہیں تو ان کے اندر کوئی ٹھوس چیز نظر نہیں آتی ان کے اندر سے یا ان کے نتیجہ سے

بڑے بڑے حجم والی چیزیں

گرنی شروع ہوجاتی ہیں مثلاً ژالہ باری ہے۔ زمیندار دوست جانتے ہوں گے کہ کچھ عرصہ کے بعد کبھی کسی علاقہ میں اور کبھی کسی علاقہ میں عین اُس وقت ژالہ باری ہوجاتی ہے کہ جب فصلیں تیار ہوتی ہیں بعض دفعہ بعض انسان اپنی حماقت سے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہماری کھیتیوں کی گندم کی بالیں ہماری بھوک کو دُور کریں گی تب خدا تعالیٰ بادلوں کو کہتا ہے کہ وہاں جاؤ اور ان کو بتاؤ کہ ان میں تو کوئی طاقت نہیں ہے۔ گندم کے کھیت یا گندم کی بالیں یا ان سے جو گندم حاصل ہوتی ہے وہ بھوک کو دُور نہیں کرتیں بلکہ جو ان کا پیدا کرنے والا ہے وہ بھوک کو دُور کرتا ہے۔ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا ایک دفعہ ہمارے اِس علاقے میں صرف پندرہ منٹ ژالہ باری ہوئی اور پانچ چھ مہینے کی فصلوں میں سے بعض کھیتوں میں سَو فیصد گندم ٹوٹ کر زمین پر گر گئی اور تباہ ہوگئی اور کسی جگہ روپے میں سے بارہ آنے اور کسی جگہ روپے میں سے آٹھ آنے اور کسی جگہ چار آنے یعنی اِس طرح کم و بیش نقصان ہوا۔ شام کے وقت سُورج غروب ہونے سے چند منٹ پہلے ژالہ باری ہوئی تھی یہاں ہماری زمین پر جو میرے کارندے کام کر رہے تھے وہ آئے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے مجھے بڑا غصّہ آیا۔ وہاں اندازاً روپے میں سے آٹھ آنے نقصان ہوا تھا۔ مَیں نے کہا کہ تم یہ روتے ہو کہ فصل کے آٹھ آنے تباہ ہوگئے تم نے وہاں اللہ اکبر کا نعرہ کیوں نہیں لگایا کہ خدا نے تمہارے آٹھ آنے بچا لئے۔ آٹھ آنے تباہی کا مطلب یہ تھا کہ آٹھ آنے بچ گئے اور یہ اس کا بڑا احسان ہے ہمارا تو کوئی زور نہیں ہے اور نہ ہمارا حق ہے اس پر۔ اس نے بڑا فضل کیا ہے چنانچہ مَیں نے انہیں واپس بھیجا اور کہا کہ جاؤ اور آدھا گھنٹہ وہاں نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر کی آواز بلند کرواؤ

الحمد للہ کا وِرد کرو

اور آدھے گھنٹے کے بعد آکر مجھے رپورٹ کرو کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے اُس کی چیز تھی اُس نے لے لی۔ پس اِس قسم کے سبق دینے کے لئے قرآن کریم نے کہا کہ خدا کی تقدیر چلے گی۔ ہوگا وہی جو خدا چاہے گا

یہ تقدیر ہے لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس دُنیا میں سامان نہیں ہیں بلکہ وہ مسبّب الاسباب ہے۔ ایک سبب کے بعد دوسرا سبب آجاتا ہے لیکن ان تمام اسباب کو پیدا کرنے والا اللہ ہے وہ خود بخود نہیں پیدا ہوگئے۔ پھر خدائی علم کے مطابق ہر چیز میں اندازے ہیں اور ان کا ایک دوسرے پر جو اثر ہوتا ہے اس کے متعلق اندازے ہیں۔ مثلاً اگر پانچ دس اکائیوں کی یہ شکل بن جائے تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا اور اگر ذرا سی شکل بدل جائے تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ ہوا کے اور فضاء کے جو DEPRESSION (ڈیپریشن) ہیں ان کے ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ ان کے مختلف نتیجے نکلتے ہیں اور ہواؤں کے راستے متعیّن ہوتے ہیں اور ہوا کے اندر تیزی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہی چیز جو بادلوں کو لانے کا سبب ہے وہ بعض دفعہ اتنی شدّت اختیار کر جاتی ہے کہ ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور وہ مکانوں کو بھی اُڑا کر لے جاتی ہیں پس خدا تعالیٰ کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینے کے لئے اور مسلمان کے دل میں توحیدِ خالص کو پیدا کرنے کے لئے یہ تقدیر کا مسئلہ ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ آخری علّت جس سے کہ آگے سب کچھ چلا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (۲ : ۱۱۸)

کہ خدا تعالیٰ نے ان آسمانوں اور زمین کو پہلے کسی نمونے کے بغیر پیدا کر دیا ہے

وَإِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (۲ : ۱۱۸)

کہ جب وہ اپنے منصوبہ اور منشاء اور ارادہ کے مطابق عدم سے کوئی چیز وجود میں لانا چاہتا ہے تو کُن کہتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا:۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

کُن کہنے کی شکل قرآن کریم نے یہ بتائی ہے کہ اس نے سات زمانوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ۔ پس کُن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسباب نہیں بنائے اور ان کے بغیر ہی انہیں پیدا کیا بلکہ اِس دُنیا میں جس میں ہم رہتے ہیں یا مجھے کہنا چاہیئے کہ اِس عالمین میں، اِس کائنات میں اور اِس یونیورس (UNIVERSE) میں جس کا انسان کے ساتھ تعلق ہے اس میں پیدا ہونا اور پھیلنا اور نشوونما پانا اسباب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے یہ درست ہے کہ اس نے کُن کہا اور سارے انتظام ہونے لگے۔ اور جہاں تک آخر میں انسان کا تعلق ہے (یہ سارے عالمین خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کئے ہیں سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ (۴۵ : ۱۴)) ہمارے لئے وہی چیز ان گنت اسباب کے نتیجہ میں پیدا ہوئی مثلاً ہمارے لئے ستاروں کی روشنی پیدا کی۔ وہ بھی ہماری فصلوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور بعض ستاروں کی روشنی کئی کھرب روشنی کے سالوں کے بعد زمین پر پہنچی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ کُن نہیں تھا بلکہ اُس وقت کُن ہوگیا تھا کہ تم نے روشنی پہنچانی ہے۔ پھر

ہر چیز میں اندازہ مقرر ہے

مثلاً خدا نے یہ اندازہ رکھا ہے کہ روشنی ایک منٹ میں اتنا سفر طے کرے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا۔ سارے قوانین قدرت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر کو باندھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ (بنی اسرائیل آیت ۲۴)

یہ قضاء ہے اور یہ الٰہی تقدیر ہے کہ اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انسان سوائے خدا کے اور کسی کی پرستش نہ کرے۔ نیز دوسری جگہ فرمایا کہ:۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات آیت ۵۷)

یعنی جن و انس کو وہ روحانی قوتیں اور استعدادیں عطا کی گئی ہیں کہ وہ اپنے رب کی پرستش کر کے اس کے انتہائی قرب کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ہے قضاء و قدر۔ یہ خدا کی تقدیر اور اس کا اندازہ ہے یعنی انسان کی فطرت میں اور اس کی خو میں اس نے اپنے اندازے کے مطابق یہ رکھا اور یہ چیز پیدا کی کہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر کے اس کا عبد بن سکتا ہے۔ اس کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے اور اس کا مطیع بن سکتا ہے۔ اس کی فطرت میں یہ "اندازہ" ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے شیطان کو یہ کہہ دیا ہے کہ جن پر تیرا بس چلے انہیں فریب دے لیکن جو میرے بندے ہیں اُن کے اوپر تیرا کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔ تو یہ قضاء ہے، یہ تقدیر ہے کہ انسان خدا کا بندہ بنے۔ لیکن اس تقدیر نے شیطان کو بھی یہ مہلت دے دی کہ وہ بعض لوگوں کو بہکانے کے قابل ہو جائے۔

پس تقدیر کے معنے ہیں ایک تو یہ کہ علت العلل یعنی تمام سامانوں اور

تمام اسباب کا پیدا کرنے والا

اللہ ہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس نے اپنے قوانین میں اور اندازے میں جن کو ہم قوانین قدرت کہتے ہیں ہر چیز کو لپیٹا ہوا ہے اور محیط کیا ہوا ہے ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اس نے ایک اندازے کے مطابق اس میں اپنی صفات کے جلوے رکھے ہیں یعنی اسکو اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ اس حد تک جا سکتی ہے اس سے آگے نہیں جا سکتی۔

تو جس تقدیر کو اسلام ہمارے سامنے پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ ایک اور خالق کل ہے۔ لیکن اس یونیورس میں، اس عالمین میں اور اس کائنات میں، ہماری زندگی میں یہ نہیں ہوتا کہ ہمیں بھوک لگے اور آسمان سے خدا کی آواز آئے اور پیٹ بھر جائے۔ نہیں بلکہ اس نے سامان پیدا کئے ہیں اور اس دنیا میں تدریج کا قانون رائج کیا ہے ہر چیز تدریج کے ساتھ ہوتی ہے اور پھر ہر چیز کے ساتھ اندازے ہیں قَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا۔ تدریج ایک بنیادی اصول ہے لیکن اس میں بھی اندازے ہیں۔ مثلاً ایک بکٹیریا ہے اس کی زندگی کا تسلسل چند سیکنڈ میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں جوانی آتی ہے۔ پھر وہ آگے بے تحاشا اپنی نسل چھوڑتا ہے اور پھر ختم ہو جاتا ہے اور ایک گھوڑے کی زندگی ہے اس میں بھی ایک تدریج ہے گھوڑی کے حمل کا اپنا زمانہ ہے جو کہ دوسری قسم کی مادہ سے مختلف ہے۔ پھر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ جوان ہوتا ہے۔ پھر بوڑھا ہوتا ہے اور عام طور پر عرب گھوڑوں کے علاوہ جو دوسری نسلیں ہیں ان کی عمریں ۲۲-۳۰ سال سے زیادہ نہیں ہوتیں اس کے مقابلہ میں ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ انسان کی اوسط عمر بحیثیت انسان گھوڑے کی عمر سے ۳ گنا زیادہ ہے۔ واللہ اعلم صحیح اندازے تو اللہ تعالیٰ کو ہی پتہ ہے۔ نیز ڈاکٹر کہتے ہیں کہ گھوڑے کی اوسط عمر کتے کی عمر سے سو گنے زیادہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے اندازے پیدا کئے ہیں۔ یہ خواہش کہ کتا یہ کہے کہ میں دو سو سال زندہ رہوں۔ یہ تقدیر الٰہی کے خلاف ہے یعنی اس نے کتے کی زندگی کے جو اندازے مقرر کئے ہیں یہ اس کے خلاف ہے اس لئے یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر حالات درست ہوں تو کتا خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازے اور تقدیر کے مطابق اپنی عام زندگی گذار سکتا ہے پس

ساری نشوونما تدریجی ہے

اور اندازوں کے مطابق ہے۔ مثلاً اگر آپ دنبے کو صحیح مقدار میں صحیح قسم کا کھانا دیں تو ایک خاص نسل کے دنبے کا وزن ۴ من سیر یا ۵ من ۔۵ سیر ہو جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ اندازہ ہے کہ اگر اس کو اتنا ملے گا تو اس کا وزن اتنا ہو جائے گا۔ گویا اس کے جسم کی نشوونما کی طاقتوں اور کھانے کی قسموں کو تقدیر نے باندھ دیا ہے۔ اور اگر اتنا نہیں ملے گا تو تقدیر کہتی ہے کہ اس کا وزن ۱۰-۱۵ سیر سے زیادہ نہیں ہوگا۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں خود اس کا تجربہ کیا ہے

پس تقدیر کا اور قضاء و قدر کا جو غلط تصور دنیا کے ذہن میں ہے اسلام وہ نہیں پیش کرتا۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ یہ اسباب کی دنیا ہے اور یہ علل کی دنیا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو صرف اسباب کی طرف ہی متوجہ ہو جاتے ہیں اور انہی کو سب کچھ سمجھ لیتے ہیں اور شرک کرنے اور اسباب پر اتنا بھروسہ کرتے ہیں جتنا کہ ان کو اپنے خدا پر کرنا چاہیئے وہ غلطی کرتے ہیں۔ سارے اسباب اپنی جگہ درست ہیں

انسان کی خداداد طاقتیں

اور استعدادیں اپنی جگہ درست لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑنا اس کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیئے۔ پس ایک مسلمان کو توحید پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنی شریعت میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کے اسوہ میں یہ سبق دیا ہے کہ قضاء و قدر سے کوئی چیز باہر نہیں ہے یعنی تمام اسباب کا پیدا کرنے والا اور تمام علل کا پیدا کرنے والا بھی ہمارا خدا ہے۔ روٹی بھوک دور نہیں کرتی اور نہ ہمیں طاقت دیتی ہے بلکہ خدا بھوک دور کرتا ہے۔ اسی واسطے قرآن کریم بہت سے مقامات پر درمیانی واسطوں اور اسباب کا ذکر چھوڑ دیتا ہے اور اس پیدائش عالمین کی جو اصل حقیقت ہے وہ بیان کرتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر پوری طرح سمجھنے کے لئے قرآن کریم پر ہی غور کرنا پڑے گا۔ قرآن کریم خود اپنا مفسر ہے۔ وہ دوسری جگہ بتائے گا کہ جہاں پر درمیانی واسطوں کا ذکر نہیں ہے۔ وہاں خرابی پیدا کرنا مقصود نہیں بلکہ ایک نہایت حسین انفرادی زندگی اور ایک

نہایت حسین اجتماعی معاشرہ

پیدا کرنا مقصود ہے وہ انفرادی زندگی اور وہ اجتماعی معاشرہ جس کا ایک پختہ اور پکا اور صحیح اور حقیقی تعلق اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ ہو۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر درمیانی واسطوں کا ذکر چھوڑ دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ ہی اللہ ہے جیسے کہ ہم کہتے ہیں اور حقیقت بھی ہے کہ اللہ ہی اللہ۔ باقی اس نے اسباب بھی پیدا کئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ گھر سے تو کچھ نہ لاتے۔ اور یہی حقیقت ہے۔

آج کے خطبہ میں کچھ اصطلاحیں بچوں کے لئے نسبتاً ثقیل ہوں گی اسلئے میں بچوں کی زبان میں اسے پھر دہرا دیتا ہوں۔ اللہ ایک ایسی عظیم ہستی ہے کہ جو اپنی ذات میں اور اس کے اندر جو طاقتیں ہیں انمیں بے نظیر اور بے مثل ہے۔ اور سب کچھ اسی نے پیدا کیا ہے۔ اور جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے اس میں اس نے اپنی منشاء کے مطابق آہستہ آہستہ بڑھنے کے اصول کو مقرر کیا ہے۔ اے بچو! تم بچے ہو اور اکثر سکولوں میں پڑھ رہے ہو۔ پہلے تم پہلی جماعت میں جاتے ہو پھر دوسری میں پھر تیسری میں۔ اور دسویں جماعت تک پہنچنے کے لئے تمہیں دس درجوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ یہ اصول کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھتا ہے یہ تمہاری

ترقی کا ذریعہ بنتا ہے

یہ اصول ہمارے رب نے پیدا کیا ہے اور اسمیں بہت سی حکمتیں ہیں ان میں اصل حکمت یہ ہے کہ انسان اپنی مرضی سے لیکن اس دائرہ اختیار میں کہ جو خدا نے ہمیں دیا ہے اپنے خدا کی طرف رجوع کرے تا اسکے بے انتہا پیار کو حاصل کرے اور جسکو ہم قضاء و قدر کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ہمارے پیدا کرنیوالے محبوب اور پیارے رب نے بہت ساری چیزیں بنائی ہیں جو کہ ایک میں سے دوسری نکلتی ہے جس طرح کہ گٹھلی میں سے درخت نکل آتا ہے اور درخت میں سے بہت ساری گٹھلیاں نکل آتی ہیں اور خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ایک سکول ماسٹر میں سے وہ بچے نکل آتے ہیں جو سکول میں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اور ان بچوں میں سے وہ استاد بن جاتے ہیں کہ جو سکول میں پڑھانے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک چکر چلا ہوا ہے لیکن چلایا اللہ نے ہے یہ سب سامان ہیں۔ خدا نے چھوٹے سامان بھی پیدا کئے ہیں اور بڑے سامان بھی پیدا کئے ہیں۔ خدا نے ایسے سامان بھی پیدا کئے ہیں جو تھوڑی دیر کیلئے انسان کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں مثلاً دو چھٹانک آٹا جو کہ میں ایک کھانے میں کھاتا ہوں اس نے میری ایک بھوک ماری اور خدا تعالیٰ نے گندم کے اُگانے کا بھی سامان کیا ہے جو کہ بہت لمبا عرصہ چلتا ہے پس خدا تعالیٰ نے چھوٹے سامان بھی پیدا کئے اور بڑے سامان بھی پیدا کئے۔ تھوڑے وقت کے لئے کام کرنے والے سامان بھی پیدا کئے اور ہزاروں لاکھوں سال تک کام کرنے والے سامان بھی پیدا کئے۔

کم اثر رکھنے والے سامان

بھی پیدا کئے اور بہت بڑا اثر رکھنے والے سامان بھی پیدا کئے جنکے ذریعے قومیں بڑی طاقتور ہوگئیں۔ لیکن ہمیں اس نے یہ کہا کہ میں نے جو سامان پیدا کئے ہیں ان کی پرستش نہ کرنا اور انکو خدا نہ سمجھ لینا بلکہ مجھے سمجھنے کی کوشش کرنا اور میری طرف رجوع کرنے کے لئے مجاہدہ کرنا۔ پھر میں تمہیں ایسی جنتیں دوں گا کہ میرے پیار کے جو پھل ہیں ان کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی لذت اور کوئی خوشی نہیں رکھی جا سکے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توحید خالص پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ قضاء و قدر کے متعلق میرا

ابتدائی سبق یا درس

ہے۔ اسکے بعد ذہن میں تین اور چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ پھر دعا کا کیا مطلب۔ دوسرے پھر عمل پر اجر اور ثواب کا کیا مطلب اور تیسرے یہ کہ پھر محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو اللہ کی مرضی ہے وہی ہو جائیگا۔ اگر ہم نالائق ہو کر بیٹھ جاویں تو مانگے۔

اسلام یہ نہیں کہتا۔ قضاء و قدر کا جو مسئلہ ہے وہ نہ ہمیں کاہل اور سست کرتا ہے اور نہ وہ ہمیں ہاتھ دھر کر یہ کہتا ہے کہ ہم مجبور ہیں ہم کیا کریں۔ بچہ شرارتیں کرتا ہے اور سکول میں پڑھتا ہی نہ اور کہے کہ میں تو مجبور ہوں۔ بس اللہ کی تقدیر ہے۔ یہ درست نہیں۔ اور نہ یہ کہ پھر دعا کا کیا فائدہ جو ہونا ہے وہ تو دعا کے بغیر بھی ہو جائے گا۔ توان پہلوؤں کے متعلق میں انشاء اللہ تفصیل کے ساتھ مثالیں دیکر بعد میں بیان کروں گا۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس مسئلے کو حل کرنے کی توفیق دے گا۔

مغربی ریجن فیجی میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ انچارج ویسٹرن ریجن فجی

فیجی کے مغربی ریجن میں تین جگہ ہماری مساجد اور باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں خاکسار نے مناسب سمجھا کہ امسال مارو کے مقام پر ہر سہ جماعتوں کی طرف سے مشترکہ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ تمام احباب کو اسبات کی اطلاع کردی گئی کہ ۱۲ مارچ کو لوتوکا اور ناندی کے احباب ساڑھے نو بجے تک مارو پہنچ جاویں مارو کی جماعت کے احباب نے میزبان کے فرائض ادا کئے۔

۱۲ مارچ کو مارو میں مسجد محمود میں مارو کے احمدی اور غیر از جماعت احباب بھی جمع تھے۔ سب نے ناندی اور لوتوکا کے دوستوں کو خوش آمدید کہا۔ جلسہ کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت ساڑھے دس بجے شروع ہوئی۔ عزیز ماسٹر مبارک احمد صاحب ناندی نے قرآن پاک کی تلاوت کی جس کے بعد میں نے جلسہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تمام احباب کو تقاریر غور سے سننے کی تلقین کی۔

مکرم بشیر احمد خان مارو نے رسول پاکؐ کے بچپن اور جوانی پر تقریر کی۔ اس کے بعد حاجی محمد حنیف صاحب لوتوکا نے رسول پاکؐ کے مکہ میں تبلیغ کے واقعات بیان کئے پھر مکرم ماسٹر افتخار احمد صاحب ناندی نے رسول پاکؐ کے مدینہ میں قیام اور مختصر جنگوں کا ذکر بیان کیا۔ ماسٹر مبارک احمد صاحب نے رسول پاکؐ کے بادشاہوں کے نام دو خطوط پڑھ کر سنائے۔ محمد قاسم خان صاحب مارو نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں بیان کیں۔

محمد شریف صاحب ناندی نے رسول پاکؐ کے ذریں اقوال (دس احادیث) کا ترجمہ پڑھ کر مختلف نصیحتی امور کی طرف توجہ دلائی آخری تقریر خاکسار نے رسول پاکؐ کے فدائی اور جاں نثار صحابہؓ پر کی اور بتایا کہ آج اگرچہ ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلعم ہم میں موجود نہیں مگر آپ پر کثرت سے درود بھیج کر آپ کے اسوہ حسنہ پر چل کر اور آپ کے دین کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں دے کر ہم آپ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں۔

دوران اجلاس مکرم فضل احمد جان خان صاحب کاظم خان صاحب اور ماسٹر افتخار احمد خان صاحب نے نظم خوانی کی پونے ایک بجے دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد محمود مارو جو کہ کافی بڑی ہے ساری بھری ہوئی تھی۔ دعا کے بعد مارو کی جماعت نے تمام احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ کھانے کے بعد نماز ہوئی اور احباب جماعت ناندی اور لوتوکا ایک دوسرے سے ملتے ہوئے واپس ہو گئے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر صاحبان مجالس موصیان توجہ فرمائیں

اب تک ماہ مارچ ۱۹۷۶ء کی ماہواری رپورٹ مندرجہ ذیل مجالس موصیان کے صدر صاحبان کی طرف سے موصول ہوئی ہیں باقی مجالس کے صدر صاحبان ماہواری رپورٹ مارچ ۱۹۷۶ء بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(۱) فتح پور۔ ضلع گجرات
(۲) چک منگلا
(۳) سکھر
(۴) کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
(۵) گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب لائل پور
(۶) کریو ضلع شیخوپورہ
(۷) سانگھڑ
(۸) دارالذکر۔ گڑھی شاہو۔ لاہور
(۹) گنج مغلپورہ۔ لاہور
(۱۰) جھنگ
(۱۱) بہاولنگر
(۱۲) دارالرحمت شرقی۔ ربوہ
(۱۳) دارالعلوم غربی۔ ؍؍
(۱۴) دارالصدر غربی ؍؍
(۱۵) دارالبرکات ربوہ
(۱۶) دارالصدر شمالی ؍؍
(۱۷) دارالنصر غربی ؍؍
(۱۸) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ
اوقاتِ مطب

صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک۔ شام ۴ ½ تا ۸ بجے
حکیم نذیر احمد قریشی رجسٹرڈ یونانی طبیب
گولبازار ربوہ
(بالمقابل ایوانِ محمود)

موسم گرما کا نیا سٹاک
الفردوس کلاتھ مرچنٹ

لون پرنٹڈ۔ وائل پرنٹڈ
لون سادہ رنگدار۔ وائل پلین رنگدار
لٹھا۔ پاپلین نیز شادی
بیاہ کے لئے زری کی کشمیری شالیں وغیرہ
لون کے کامدار کرتے۔ وائل کے کامدار کرتے
زنانہ و مردانہ شلواریں
کامدار اور پرنٹڈ قمیضیں ریڈی میڈ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز رجسٹرڈ
بھوانہ بازار لائلپور
فون ۲۳۱۹۰

پر
ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی
خرید کیلئے
تشریف لائیں

کاغذ اور گتہ
بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
پیپر کارنر۔ گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبرز ۶۴۵۲۳۱ / ۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیے

ملک عبداللطیف ستکوہی
فون نمبر ۶۲۵۱۶

ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر: ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۴۰
رہائش:۔ ۶۲۹۳۰

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی ترخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٥ معیاری ٥ عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر:۔ ۳۶۸۱
کو یاد فرمائیے

سونے اور چاندی کے زیورات
کی
خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۵

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A
مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا

واحد مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی

دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فیشنی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ضرورت ہے

لاہور کی ایک معروف لمیٹڈ فرم کو اسسٹنٹ اکونٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔

انگلش میں اکاؤنٹس کا کم از کم پانچ سالہ تجربہ رکھنے والے امیدوار اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں روانہ کریں۔

درخواست میں مکمل ذاتی کوائف درج ہوں۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے درخواستیں بھیجیں۔ سندات وغیرہ کی عکسی نقول بھی ہمراہ ہوں۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

کپڑے دھونے کی الیکٹرک مشین

MoBi Super موبی سپر سٹینلیس سٹیل کی تیار کردہ

گارنٹی شدہ

کم خرچ - ایک پاؤ سے ۴۰ کپڑے۔

کم وقت - ایک منٹ میں ایک کپڑا۔

اعلیٰ کارکردگی - کپڑے صاف اور دیرپا۔

بڑے شہروں میں ایجنٹس کی ضرورت ہے

مقبول انڈسٹریز (رجسٹرڈ) وزیر آباد

فون ۴۴ - رہائش ۱۲۴ ——— پوسٹ بکس: ۶۶

جائیداد کی خرید و فروخت

پاکستان میں کسی بھی جگہ خصوصاً لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے ہمارا نہایت تجربہ کار عملہ ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ پلاٹ، بنگلہ، زرعی زمین، کمرشل و رہائشی بلڈنگ کے لئے فوری رابطہ قائم کیجئے۔

FAROOQS ESTATE AGENTS

3-E. Main Markits GULBERG

Lahore Phone 80848
83848

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیکر، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر

۵۳۔ فیروزپور روڈ ——— بالمقابل تھانہ اچھرہ ——— لاہور

فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر: ۵۲۶۲۳

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۳۳

شافی مطلق خدا تعالیٰ ہے

دواؤں میں شفا اُسی نے رکھی ہے

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفاء عطا فرمائے

آمین

دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴